مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، نومبر ۱۹۷۶میں زیر دستخطی نے محکمہ ہاؤسنگ سکیم ٹاون شپ کا پلاٹ رقبہ ساڑھے چار مرلے، الاٹی محمد نازش امین ولد غیاث الدین سے پلاٹ کی فائل بعوض مبلغ ۴۳۵۰روپے بذریعہ مختار نامہ عام بحق زیر دستخطی اور اقرار نامہ بحق زوجہ زیر دستخطی خرید کیا تھا، قیمت پلاٹ تمام الاٹی کو اور پھر محکمہ متذکرہ کو مزید قیمت کے ساتھ بطور مختار عام میں نے ادا کی تھی، الاٹی باوجود تلاش کے دستیاب نہ ہو سکا، تاہم پلاٹ یکم مارچ ۱۹۸۶ کو میری زوجہ کے نام ٹرانسفر کروالیا گیا، اس بات کا سب کو علم ہے کہ سائل نے خود تعمیر اپنا مکان سمجھتے ہوئے کروائی تھی، جس کے لیے رقم میرے دوست دوست غلام حسنین زیدی نے فراہم کی تھی، جو کہ 665،000روپے تھے، میں نے نیشنل بینک ماڈل ٹاؤن برانچ میں رکھوائے، پھر ان سے مکان تعمیر ہوا تھا، 22فروری 2019 کو سائل کی زوجہ فوت ہوگئی، ان کے انتقال سے تقریبا بارہ سال پہلے فزیکل پرابلم کی وجہ سے وہ ویل چیئر پر رہی، سائل کی بیوی نے اپنی زندگی کو دوران کبھی بھی مکان کی مالکہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر مکان سائل کے نام پر ہے، جو آج تک ٹیکس ادا کر رہا ہے، اسی طرح مکان کا قبضہ، تمام دستاویزات سب سائل کے پاس ہیں، بیوی کو فزیکل پرابلم کی وجہ سے ہم نے رہائش عسکری کینٹ لاہور میں اختیار کر لی تھی، سائل کی بیوی اپنے انتقال سے چار سال پہلے تک اپنے حواس میں نہ تھی، ہماری اولاد نہیں ہے، مرحومہ کے دو بھائی ہیں، انہوں نے مکان کو زوجہ کی وراثت سمجھتے ہوئے، حصہ داری کا مقدمہ دائر کر دیا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ شریعت اسلام اس معاملے میں کیا کہتی ہے۔

وضاحت: سائل نے اپنی ذاتی رقم سے پلاٹ خریدا، اس کے تمام اخراجات خود ادا کیے، اس پر تعمیر بھی دوست سے رقم کر خود اپنے لئے کی تھی۔ سائل کے پاس اس کے گواہ بھی موجود ہیں، سائل نے نہ کبھی بھی یہ پلاٹ / مکان بیوی کو مالکہ بنا کر گفٹ / ہبہ نہیں کیا۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان سائل نے اپنی ذاتی رقم سے پلاٹ خریدا، اس کی تمام تر واجبات کی ادائیگی اور تعمیر بھی ذاتی رقم سے کی تھی، تاہم الاٹی کے نہ ملنے کی وجہ سے بعد میں سائل کی بیوی کے نام پر کاغذات میں ٹرانسفر کروالیا گیا، جبکہ سائل نے پلاٹ / مکان کبھی بھی بیوی کو ہبہ وغیرہ نہیں کیا۔ لہذا صورت مسئولہ میں شرعا اس پلاٹ / مکان کا مالک سائل ہی ہے، یہ پلاٹ سائل کی زوجہ مرحومہ کی ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ترکہ میں شمار نہ ہو گا۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

15/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء — رقم الافتاء: 4148 — التاریخ: 15/10/2022

الجامعة الاشرفية — دار الافتاء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ